اردو ناول بخت تحریر : مہرالنساءشاہ میر قسط نمبر ۱۸

رات کی تاریکی پھیل چکی تھی ہر طرف سیاہ آسمان کا جال بچھا تھا ہارون اپنے گھر کے لان میں رکھے صوفے پر بیٹھا آسمان کو گھورے جا رہا تھا آج کل وہ یوں ہی چپ چاپ سارہتا ایک جگہ بیٹھتا تو گھنٹوں وہیں بیٹھا رہتا وہ اپنے اسی شغل میں مصروف تھا جب شاہد کی کار گھر کے اندر داخل ہوئی گاڑی سے اتر کے اندر کی جانب جاتے انکے قدم باروں کو دیکھ کر تھے تھے انہوں نے ایک گہری سانس بھری اور لان کی طرف چل دیئے ہارون کے قریب پہنچ کر انہوں نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا بہارون نے گردن موڑ کر ان کو دیکھا تھا اسکی گرے آنکھوں میں اداسی تھی شاہد کا دل دکھا تھا

یہاں کیوں بیٹھے ہو یار چلو اندر چلتے ہیں ایک شطرنج کی بازی ہی ہو جائے کیا خیال ہے ؟

پپا اندر میرا دم گھٹ رہا ہے ایسے لگ رہا ہے جیسے کسی نے میرے گلے میں پھندہ ڈال دیا ہو اور بار بار اس پھندے کو کھینچ کر میری گردن پہ تنگ کرتا جارہا ہو تھوڑی دیر کے لئے وہ مجھے آزاد کرتا ہے اور پھر اگلے ہی لمحےوہ پھندہ اتنا تنگ ہو جاتا ہے کہ میر اسانس رکنے لگتا ہے آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے ؟ وہ انکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھ رہا تھا

انہوں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ ہارون کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھ گئے تھے اور پھر نرمی سے اس کے

دونوں ہاتھ تھام لئے تھے
میرے ساتھ ایسا تب تب ہوتا ہے جب جب میں تمہاری آنکھوں میں اداسی دیکھتا ہوں تب تب ہوتا ہے جب تمھیں زرہ کی بھی تکلیف پہنچتی ہے تمھیں پتہ ہے ہارون میراجی چاہتا ہے میں ہالے کے قدموں میں جا کر بیٹھ جاؤں اور اسکی منت کروں کے وہ تمہارے ساتھ ایسا نہ کرے لیکن پھر سوچتا ہوں کیا بیٹے کو بھیک دلواؤں؟ اتنا کمزور اور کم ظرف تو نہیں ہے میرا بیٹا ہو کیا؟
مجھ سے صبر نہیں ہو تا پیا میرا دل زخمی ہے میں خود کو ٹھیک کرنے کا وعدہ کر چکا ہوں اپنے ساتھ مزید زیادتی نہ کرنے کا عہد کر چکا ہوں لیکن مجھ سے یہ نہیں ہو رہا میں خود کو بے بس محسوس کرتا ہوں اور جب ایسا محسوس کرتا ہوں تو دل کرتا ہے اس پورے گھر کو جلا کر راکھ کر دوں ساری دنیا کو آگ لگادوں میں یہ نہیں کر سکتا پیا میں اتنا مضبوط نہیں ہوں لوگ کہتے ہیں نماز پڑھو سکون ملے گا میں کیسے پڑھوں اسکا چہرہ آنکھوں میں فریم ہو کر رہ
گیا ہے اور میں کس منہ سے اللہ کے سامنے جاؤں ایک لڑکی ایک لڑکی کی وجہ سے اللہ کیا کہے گا کہ ویسے تو ساری زندگی تم میرے پاس نہ آسکے اور اب آئے بھی تو اپنی غرض لے کر وہ شکست خوردہ سا لگتا تھایہی تو بات ہے بیٹے اللہ کچھ نہیں کہتا اللہ ٹوٹے دلوں کو جوڑتا ہے یہ تو لوگ ہیں جو شکوے کرتے ہیں طعنے دیتے ہیں وہ تو سمیٹ لیتا ہے ڈھانپ لیتا ہے اور تم سے کس نے کہا ہے کہ نماز کو سکون کے لئے پڑھو نماز تو اطاعت کے

لئے پڑھی جاتی ہے سکون تو بونس ہے جو اگر اس زندگی میں نہ بھی ملا تو اگلے جہاں میں مل جائے گا تم اس کے پاس جاؤ تو سہی وہ اپنے بندے کو سمیٹنا جانتا ہے وہ اپنے بندے کو ہیل کرنا جانتا ہے وہ نرمی سے سمجھا رہے تھے ہارون غور سے ان کو سنے جارہا تھا

مطلب سکون کے لئے نماز پڑھنا بھی اپنی غرض میں شامل ہواناں ؟ نماز صرف اللہ کے لئے ہونی چاہیے اس کے کسی بندے بندی یا پھر کوئی بھی اور کسی کے لئے بھی نہیں؟ ایسا ہی ہے ناں؟

بالکل درست تم دعا مانگ سکتے ہو کسی کے لئے بھی کچھ بھی اس دعا میں سکون مانگ سکتے ہو یا پھر وہ کام کرو جو اللہ کو پسند ہوں اس کے بندوں سے صلہ رحمی کرو عاجزی اختیار کرو اس کے سامنے جھکو اس کو پکار و وہ سکون دے گا ہارون اللہ اپنے کمزور بندوں سے بھی اتنی ہی محبت کرتا ہے جتنی ایک نارمل بندے سے وہ خدا ہے اس کے پاس ہمارے جیسے پیمانے نہیں ہیں وہ ناپ تول نہیں کرتا وہ شکوہ نہیں کرتا یہ ہم انسان ہیں جو نیکیاں بھلا دیتے ہیں وہ نہیں بھلاتا

پیا آپ رستم سے زیادہ محبت کرتے تھے ناں کیونکہ وہ سٹر انگ تھا ؟ وہ عجیب سے لہجے میں پوچھ رہا تھا شاہد کی اسکے ہاتھوں پر گرفت ڈھیلی پڑی تھی انکی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا انہوں نے اپنے ہاتھ چھڑوا کر اٹھنا چاہا لیکن ہارون نے گرفت سخت کر دی تھی وہ ان ہاتھوں کو نہیں چھوڑ سکتا تھا

وہ بس مجھے زیادہ پسند تھا آخر کار انہوں نے بولنے کا فیصلہ کر لیا تھا

کیوں؟
وہ بہت سٹر انگ تھا بہت زہین بھی وہ جہاں جاتا تھا میر اسر فخر سے اونچا کر کے آتا تھا اس عمر میں بھی اسکو بات کرنے کا فن آتا تھا وہ بہت پیارا تھا ہارون انکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی انکی آواز بھیگ رہی تھی وہ میرا بہت خیال رکھتا تھا جب میں رات کو گھر آتا تھا تب وہ میرے پیر دباتا تھا وہ کہتا تھا پیا آپ تھک جاتے ہوں گے ناں ہارون ہونٹ کاٹتے ہوئے انکو سن رہا تھا اسکا سر جھکا ہوا تھا وہ ہر جگہ تمھیں پروٹیکٹ کرتا تھا وہ تمہارا محافظ تھا وہ بہت کئیر نگ تھا مجھے اس سے محبت تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ مجھے تم سے پیار نہیں تھا بارون میں تم سے بھی اتنا ہی پیار کرتا تھا اگر مجھے اس کے گریڈ ز خوش کرتے تھے تو تمہاری پینٹنگز مجھے لاجواب کرتی تھیں رستم جینیں تھا وہ ہر کام کر سکتا تھا لیکن ایک کام جو اس سے نہیں ہوتا تھا وہ پینٹ کرنا تھا اس سے ایک سیدھی لکیر تک نہیں کھینچی جاتی تھی مجھے نہیں پتہ تم کیوں اس سے چڑنے لگے ہارون نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کرنے کی کوشش کی تم کب اس سے ان سیکیور فیل کرنے لگے میں کچھ نہیں جانتا میں بس اتنا جانتا ہوا اتنا جانتا ہوں کہ رستم تم سے بہت محبت کرتا تھا
ہارون اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور شاہد کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا اسنے انکے ہاتھوں پر گرفت مزید سخت کی تھی تمام ہمت متجمع کی تھی اور تھوڑی دیر بعد جب بولا تو اسکی آواز میں بس تکلیف تھی تھاپیا میں نے رستم کو نہیں مارا تھا وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا وہ ایک

حادثہ تھا میں نے مم میں نے
اس کو جان بوجھ کر نہیں مارا تھا وہ لفظ توڑ توڑ کر ادا کر رہا تھابل آخر اس نے چودہ سال بعد یہ راز کھولنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا
شاہد نے زخمی نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا اس وقت انکی آنکھوں میں تکلیف تھی کرب تھا ہارون کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا
ہارون چپ ہو جاؤ بیٹا اس بات کو یہیں دفن کر دو پلیز انہوں نے ہاتھ چھڑا کر اٹھنا چاہا جب ہارون نے جلدی سے انکے ہاتھ دوبارہ تھام لئے تھے
پپا بس آج مجھے سن لیں میں اس راز کے بوجھ تلے دبتا جارہا ہوں یہ مجھے اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے یہ مجھے ہانٹ کر رہا ہے خوف زدہ کر رہا ہے مجھے اس سے آزاد کر دیں یہ خوف یہ ان سکیورٹی اس کو میرے دل سے نکلنے دیں مجھے سنیں پلیز وہ جیسے التجا کر رہا تھا شاہد نے خاموشی سے ایک بار پھر اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لئے تھے وہ سننے کو تیار تھے
ہارون نے بتانا شروع کیا تھا ان دونوں باپ بیٹے کو یہیں چھوڑ کر ہم ذرا دیر کو اس گھٹن زدہ دو پہر میں واپس چلتے ہیں
وہ دونوں اس وقت اپنے والد کی اسٹڈی میں کھیل رہے تھے چونکہ آج نوال اور شاہد گھر پہ نہیں تھے اور گھر میں بس ملازم ہی تھے تب ہی ان دونوں کو یہاں آنے کا موقع مل گیا تھا دس سالہ ہارون ایک ایک دراز کھول کرچیک کر رہا تھا جب اس کی نظر ایک دراز میں رکھی پیسٹل پر پڑی اسکی آنکھوں میں چمک اتر آئی تھی اس نے فورا وہ پیسٹل اپنے ہاتھ میں لے لی تھی
رستم یہ دیکھو مجھے کیا ملا ہے وہ جوش سے اپنے بھائی کو بتانے لگا تھا

رستم جو کسی کھیل میں مصروف تھا مڑ کر اسکی طرف دیکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں پستول دیکھ کر فورا اٹھ کر اسکے
پاس آیا تھا اسکی سیاہ آنکھوں میں فکر تھی اس میں اور ہارون میں بس آنکھوں کے رنگ کا ہی فرق تھا ہاری یہ پسٹل ہے اس سے تمھیں ہارم ہو سکتا ہے لیواٹ اسکو یہیں پہ واپس رکھ دو اور چلو ہم باہر گارڈن میں کھیلیں گے وہ اسکا ایک ہاتھ پکڑتے ہوئے کہہ رہا تھا
تو آئی لائک اٹ میں اس سے کھیلوں گا تمھیں پتا ہے اس سے صرف مونسٹر ز کو ہارم پہنچتا ہے اچھے لوگوں کو نہیں
نہیں باری میں تمھیں اس سے کھیلنے نہیں دوں گا اسے مجھے دے دو لاؤ جلدی سے دو مجھے اس نے ہارون کے ہاتھ سے پستول لینی چاہی تھی
بارون بدک کر پیچھے ہٹا تھا
رستم ڈونٹ یو ڈیئر ٹوٹیچ می میرے پاس مت آنا میں اس کے ساتھ کھیلوں گا سمجھے تم اور اگر تم نے اسکو مجھ سے چھینے کی کوشش کی تو میں اس سے تمھیں ماروں گا وہ ہمیشہ کی طرح غصے میں آچکا تھا
باری میں تمھارا بھائی ہوں تمھارا پروٹیکٹر گیواٹ ٹومی یہ اچھی چیز نہیں ہے تمھیں اس سے نقصان ہو سکتا ہے اس نے ایک بار پھر آگے بڑھ کر ہارون سے پستول لینے کی کوشش کی تھی ہارون اب نیچے بیٹھ گیا تھا اور پستول اپنیگود میں رکھ کر ٹانگوں کو پیٹ سے لگا لیا تھا اس نے جب کوئی چیز نہیں دینی ہوتی تھی تو یہی کرتا تھار ستم بھی اس کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا تھا اور اس سے پستول چھینے کی تگ و دو کر رہا تھا اس چھینا جھپٹی

میں کب ہارون نے پستول کو اپنے ہاتھ میں لیا اور کب فائر کیا اسکو پتہ ہی نہیں چلا اسکو ہوش تب آیا جب اس نے اپنے بھائی کو اپنے پروٹیکٹر کو بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپتے دیکھا گولی سیدھا اسکی پیشانی میں لگی تھی خون ابل ابل کر نکلتا سفید ماربل کے فرش کو گیلا کر رہا تھا ہارون پھٹی پھٹی نظروں سے چند لمحوں تک اپنے بھائی کو تڑپتے ہوئے دیکھتا رہا اور پھر گرتا پڑتا اس کے پاس آگیا تھا (چونکہ شاہد حسین کی اسٹڈی ساؤنڈ پروف تھی اس لئے باہر کام کرتے ملازمین کو کچھ خبر نہ ہو سکی) اسکو دیر ہو چکی تھی رستم کا وجو دبے جان ہو چکا تھا بالکل ساکت ٹھنڈہ رستم میرے بھائی آریو او کے ؟ اس سے صرف مونسٹر ز مرتے ہیں تم نہیں مر سکتے اٹھو پلیز پپا آگئے تو ہمیں ڈانٹ پڑیگی اٹھو پلیز دیکھو میں اب اس سے نہیں کھیلوں گا پا کو مت بتانا اٹھ جاؤ یار پلیز بھائی ہو نہ میرے اٹھو اسی وقت شاہد حسین نوال کے ساتھ وہاں داخل ہوئے تھے میں نے تم دونوں کو منع بھی کیا تھا یہاں کھیلنے انکے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے سامنے کا منظر دیکھ کر بے وہ اختیار پیچھے ہٹے تھے جبکہ نوال چیخنا شروع ہو چکی تھیں شاہد نے فورا آگے بڑھ کر رستم کو اپنے بازؤں میں اٹھالیا تھا لیکن دور کہیں وہ جانتے تھے کہ دیر ہو چکی ہے اب ہم واپس حال میں آجاتے ہیں

وہ ذرا دیر کو چپ ہوا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو تھے جبکہ شاہد حسین کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیںپیا مجھے اس وقت یہی لگتا تھا کہ گنز سے بس مونسٹر زمرتے ہیں مجھے نہیں پتہ تھا کہ گن سے نکلی ہوئی گولی کسی

کے اعمال یا کردار نہیں دیکھتی وہ کسی کی اچھائی برائی نہیں دیکھتی وہ بس جسم دیکھتی ہے اور اس جسم کو چیرتی ہوئی نکل جاتی ہے اسکا چہرہ پینے سے تر تھا وہ اب بھی ڈرا ہوا لگتا تھا

مجھے نہیں پتہ تھا وہ مر جائے گا آپ نے کہا تھا گنز سے بس مونسٹر ذ مرتے ہیں آپ کو یاد ہے ایک دفع ہم کوئی فلم دیکھ رہے تھے ہم سب تھے پوری فیملی اس فلم میں ایک آدمی کو گولی لگی تھی میں نے آپ سے پوچھا تھا پیپا کیا وہ مر گیا ؟ یاد ہے آپ نے کیا کہا تھا

شاہد نے پریشانی سے اس کو دیکھا تھا انکو کچھ یاد نہیں تھا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا ہارون کو انکا جواب سننا بھی نہیں تھا

آپ نے بولا تھا وہ نہیں مرے گا کیونکہ وہ اچھا آدمی ہے میں نے پوچھا تھا پھر یہ خون کس کا ہے جو اسکے جسم سے نکل رہا ہے ؟ آپ کو یاد ہے آپ نے کیا کہا تھا؟

وہ انکو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا شاہد نے نفی میں سر ہلایا تھا

پیا آپ نے کہا تھا وہ خون نہیں ہے وہ ریڈ کلر کا # پینٹ " ہے وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا تھا مجھے رستم کا خون بھی خون نہیں لگا پیاوہ مجھے پینٹ لگا تھا سرخ کلر کا پینٹ مجھے لگا تھا وہ بھی اس فلم والے آدمی کی طرح مرے گا نہیں کیونکہ رستم تو اچھا تھاناں اور گنز تو بس مونسٹر ز کو مارتی ہیں

شاہد کو لگا تھا جیسے کسی نے ان کو کھینچ کر تھپڑ دے مارا ہو وہ شاکر تھے بالکل شاکرہارون بھی خاموش ہو گیا تھا لیکن بس چند لمحوں کے لئے اس

Bakhtnovel.online

نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا تھا
میں ہمیشہ سے اس بارے میں بات کرنے سے ڈرتا تھا کیونکہ مجھے لگتا تھا اگر آپ کو سب بتا دیا تو آپ مجھے چھوڑ دیں گے میں بہت ڈر گیا تھا پیا میری آنکھوں میں رستم کا وہ آخری چہرہ حفظ ہو کے رہ گیا تھا ایسے میں جب بھی آپ مجھ سے اس دن کا واقعہ پوچھتے تھے تو میں توڑ پھوڑ کرتا تھا چیختا چلاتا تھا اور آپ اس ٹاپک کو وہیں بند کر دیتے تھے مما ایک بیٹا کھو چکی تھیں دوسرا نہیں کھونا چاہتی تھیں اس لئے وہ مجھ سے کچھ نہیں پوچھتی تھیں میں اس وقت سے ڈرا ہو اہوں پیا اسکی آنکھوں سے نکلتے آنسو شاہد کے ہاتھوں پہ گر رہے تھے وہ رک رک کر بول رہا تھا میں نے اپنے خوف کو باہر نہیں نکلنے دیا یہاں تک کہ وہ ایک بیماری بن گیا اور مجھے ڈرانے لگا مجھے اس خوف سے نکلنا ہے پیا یہ مجھے مار رہا ہے میں تھک گیا ہوں اس بوجھ سے وہ بری طرح روتے ہوئے بول رہا تھا شاہد اپنی جگہ سے اٹھے اور اس کے ساتھ اسی گھاس پر بیٹھ گئے انہوں نے نرمی سے اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کئیے تھے ہارون نے خوفزدہ نظروں سے انکو دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا اسے لگا تھا وہ اب ان ہاتھوں کو کبھی نہیں تھام سکے گا
ہارون میں تمہارا باپ ہوں میں اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے اس خوف کو نکالنا چاہتا ہوں میں جانتا تھا اس دن جو کچھ بھی ہوا وہ ایک حادثہ تھا میں تم سے کمیونیکیٹ کرنا چاہتا تھا میں نے سچ تو اسی روز جان لیا تھا پتہ ہے کیسے ؟ وہ نرم لہجے میں پوچھ رہے تھے

کیسے ؟ بے اختیار اس کے منہ سے پھیلا تھا
تمہاری پینٹنگز سے وہ جو تم نے رستم کے جانے کے بعد بس چند آخری پینٹنگز بنائی تھیں تمھیں شاید یاد نہ ہو لیکن مجھے یاد ہے تم جو کچھ دیکھتے تھے اسکو پینٹ کرتے تھے تم نے اس رات بھی پینٹنگز بنائی تھی باروں میں نے دیکھی تھیں وہ پینٹنگز ساری غلطی تمہاری نہیں تھی میری بھی غلطی تھی میرے گھر میں دو کمسن بچے تھے مجھے چاہئے تھا کہ میں اپنی گن تمہاری پہنچ سے دور رکھتا یا پھر میں گن لاک کر کے رکھتا در اصل غلطی ہم دونوں کی نہیں یہ
" بخت " تھا باروں رستم اور ہمارا ساتھ اتنا ہی لکھا تھا باروں حق دق سا ان کو دیکھے جارہا تھا وہ رونا بھول چکا تھا
وہ پینٹنگز جھوٹ یا خیالی بھی ہو سکتی تھی اس نے نظریں چرائی تھیں
شاہد اس سارے وقت میں پہلی بار مسکرائے تھے
تم نے کبھی خیالی پینٹنگز نہیں بنائیں ہاروں شاہد تم ہمیشہ وہی بناتے تھے جو تم ایکسپیرینس کرتے تھے یا پھر جو اپنے سامنے ہوتا دیکھتے تھے تم نے اس رات کے بعد پینٹ کرنا چھوڑ دیا میں تمہاری پینٹنگز کو بہت مس کرتا ہوں آخر میں ان کا لہجہ اداس ہو گیا تھا
پا اس واقعے کے بعد سے مجھے ہر رنگ سرخ نظر آتا ہے جب رنگ اپنی ترتیب پہ آجائیں گے میں پھر سے پینٹ کرنا شروع کروں گا لیکن اس سے پہلے میں یہ نہیں کر سکتا شاہد حسین بغیر جواب دیئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا تھا وہ مسکرا رہے تھے

Bakhtnovel.online

اندر چل کر کھانا کھائیں یا تم نے ابھی مزید رونا ہے ؟اس نے خاموشی سے اپنے سامنے پھیلا ہاتھ تھام لیا تھا اب اسے اس ہاتھ کے چھوٹنے کا خوف نہیں تھا اس کے سینے سے راز کا بوجھ ہٹ چکا تھا اب وہ اسکو مزید ہانٹ نہیں کر سکتا تھا وہ خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہا تھا

Bakhtnovel.online